کلماتِ خیر

از حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مد ظلہ

باسمہ تعالیٰ – حامداً و مصلیاً

بحمد اللہ مخدوم زادہ حافظ فضل الرحمٰن صاحب مد مجدہ صاحبِ فضل و کمال ہیں، ماشاء اللہ قرآن، تفسیر، عربی صرف و نحو، تصوف وغیرہ سے متعلق کئی فاضلانہ کتابیں اب تک شائع کر چکے ہیں اور بعض اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اب وہ ایک دینی اور علمی مجلّہ "السیرۃ" کے نام سے جاری کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے ہم لوگ چشم براہ ہیں،

مولانا شبلیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ نے سیرۃ النبی ﷺ کی (۲+۵) سات جلدیں شائع کی ہیں اور سیرۃ کے وسیع معنوں کے تحت ہر وہ چیز جس کا تعلق حضور انور ﷺ سے ہو۔ ان جلدوں میں پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے کہ ان بزرگوں کی سعی مشکور ہے اور دنیا کے گوشے گوشے میں وہ مقبول ہیں۔ عرصہ ہوا افغانستان والوں نے ان جلدوں کا فارسی میں ترجمہ پیش کیا اور مصر والوں نے عربی تراجم کے لئے کوشش کی ہے۔ ان بزرگوں نے تحقیق و تدقیق کو اس قدر ملحوظ رکھا ہے کہ پڑھنے والا عالم اور غیر عالم ضرور متاثر ہو جاتا ہے۔ پھر اچھے اچھے مقالے اور بلند پایہ رسالے بھی سیرۃ کے موضوع پر عام ہوئے اور اب بھی عام ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل سے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہو رہا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس کام میں تن من دھن کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور ان کی تشنگی کم نہیں ہوتی۔ بلکہ یہاں تک کہنے میں باک نہیں کہ ہر علمی رسالہ (کتابوں کے علاوہ) اسی موضوع سے زندہ و پائندہ ہے۔

مخدوم زادہ موصوف بھی اسی جذبے سے سرشار ہو کر اپنے رسالے "السیرۃ" کا اجرا کر رہے ہیں کہ یہ انعام اُن کو ورثے میں ملا ہے۔

سیرتِ پاک ﷺ سے متعلق جو بھی رسالہ ہوتا ہے اُس میں موجود تقاضوں کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے اور مضامین بھی عموماً ایسے ہوتے ہیں جن سے دشمنانِ اسلام بھی متاثر ہو سکیں اور اپنی اصلاح کر سکیں۔ مخدوم زادہ موصوف کی تحریر میں ایسی صلاحیت (بفضلہ تعالیٰ) موجود ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے ؎

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد !

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از جناب ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ

پروفیسر الازہر یونیورسٹی (سابقہ) رئیس مجمع الادیان العالمی

سید الاولین والآخرین، امام الأنبیاء والمرسلین ورحمۃ للعالمین کی سیرت طیبہ کے بارے میں بنی نوع انسان کی تحریری کاوشوں کے متعلق یہ بات بلاتردد کہی جاسکتی ہے کہ ذکر باری تعالیٰ کے بعد جتنی تحریری قابلیتیں سیرت نگاری پر صرف کی گئی ہیں، کسی اور موضوع کو اتنا نصیب نہ ہو سکا۔

صرف اپنوں نے ہی اس میدان میں جوہر آزمائی نہیں کی، بلکہ غیروں نے بھی ساقی کوثر کی مدح سرائی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

زمانہ و مقام پیدائش، قصبہ و بلدیت، حسب و نسب، نام و کنیت و القاب، حُلیہ مبارک، ساخت و جسامت و قامت، شکل و صورت و رنگت، نقش و نگار، لباس و آرائش، کسبِ معاش، عادات و اطوار، اوصاف، محاسن، اخلاق و خصوصیات، مشاغلِ شب روز، مزاج، معمولات، ارشادات و تعلیمات، شجاعت و بسالت، صبر و تحمل و استقامت، نزاہت و شرافت، صداقت و نجابت و امانت، تدبر و بصیرت، عدالت و فقاہت، جود و سخاوت، محبت و الفت، رحمت و مودت، زھد و عبادت، غنیٰ و فناء، مقاماتِ نبوت و رسالت، اِمامت و خلافت، غرض زندگی کے ہر پہلو پر قوت فکر اور زورِ قلم نے اپنی تمام تر توانائیوں کو آزمانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

لیکن دنیا میں جتنا بھی آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور عظمتِ شان، خصوصیات اور امتیازات کے بارے میں لکھا گیا، اس کے باوجود کوئی فکر، فکرِ آخر نہ ہو سکی، اور کوئی قلم قلم آخر نہ بن سکا، بلکہ انسان جتنا بھی خصائل و شمائل ظاہریہ پر لکھتا گیا، اور نبوت و رسالت کے آفاقی علوم کے سمندروں میں غوطہ زن ہوتا گیا، اتنا ہی اشتیاق تقریر و تحریر دل کی اتاہ گہرائیوں میں موجزن ہو کر بڑھتا گیا۔